



مترجم
مجنوں

مُحَمَّد ابو حارث

پَرَسِلَ الْكَلْوَارِ

مالٹائی کی ایک مشہور اخلاقی مُشْنیل دا ترجمہ

مُستَرْجِمَه

پروفسر احمد صدیق مجذوب گورکھی - ایم اے

مقام اذاعت :- انو ارک بکڈ پورکھت سو

باہتمام تو شل حسین

قیمت مطبوعہ زمانہ پریس لکھو ۱۹۷۵/۶

انساب

”عمریت کہ آوازِ منھتو کمن شد۔“ ”من اذ سر نو جلوہ دکم دار ورسن کا میں اپنی محصری کوشش کو اپنے عجوب دوستِ عزیز سید اسٹا زا حمد اشرفتی (مرحوم) کے نام معنوں کرتا ہوں جو میرے دوستوں میں سب سے لبیدہ معصوم اور بے لوث طبیعت رکھتے تھے۔ اور جن کی موتنے میری زندگی میں ایک ایسی خلا پیدا کر دی بے جس کو کسی طرح بھرا نہیں جاسکتا۔ میں نے یہ تسلیل انھیں کی تحریک سے ترجمہ کی تھی۔ مرحوم نے ۳۹ءیں نک کی خوشی کے سلسلہ میں کاٹگریں کی طرف سے حل گئے چند ہی مینتوں میں انکو دق ہوا اور میعاد سے بہت پہلے رہا کر دیے گئے۔ رہائی کے کچھ ہی دنوں بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

”بنا کر دنخوش رسمیے بنا کر خون غلطیت“ ”خدا رحمت کن دیں عاشقان پاک طینت“

محبتوں

دیباچہ

طالبانی کا نام اب دنیا کے لیے محتاج تواریخ نہیں ہے۔ دہ ان ہستیوں میں سے ہے جو کئی پیلوں سے دنیا کو متاثر کرتے ہیں اور انسانی زندگی کا مناخ متعین کرتے ہیں۔ اس روسی رشی کو دنیا بھرنے ایک تاریخی قوت مان لیا ہے۔ جنہوں نے دنیا کا کوئی خط ایسا نہیں جو طالبانی کے اثر سے خالی رہ گیا ہو۔ ہندوستان میں گاندھی جی کی تحریک عدم قشر دا اور یورپ اور امریکی میں تحریک اُن کی روزافروں ترقی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ طالبانی ہماری زندگی پر اب تک اپنا اثر ڈال رہا ہے۔ تین کے ساتھ یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ہر چلکہ ہر وقت اور ہر حال میں یہ طالبانیست صحت بخش اثر نابت ہو۔ ہی ہے تاہم مجموعی تبصرہ کرتے ہوئے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ دنیا کی نئی تغیریں طالبانی نے جو حصہ لیا ہے اور انسانیست کی تہذیب و تحسین میں اس کا اثر ہے۔ اس قدر کار فزار ہا ہے دنیا کی تاریخ اس کا ہمیشہ اعترافت کرتی رہے گی۔ اس کا اپنا ملن روئس اس وقت اس منزل سے بہت آگے بکھل گیا ہے جس طالبانی اس کو پہونچانا چاہتا تھا۔ لیکن روئس

ب

طالطانی کے خدات کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ موجودہ انقلاب اور اشتراکیت کی بنیاد پر اس
تین طالطانی ہی کے ہاتھوں پڑی تھی۔

اس چھوٹے سے دیباچہ میں اس کی نگنجائی ہے اور نہ ضرورت کے طالطانی
کی زندگی اور اکتسابات پر محبوغی یا مفصل تبصرہ کیا جائے۔ اتنا ذہن میں رکھنا کافی ہوگا
کہ وہ بیک وقت ادیبِ معلم اخلاق۔ مصلح معاشرت۔ علم پرداز انسانیت۔ مدن پرست
غرضدار ہے پھر تھا جو ایک انسان ہو سکتا ہے۔ وہ آئندگی مختلف حیثیتوں کا اک سمجھا کہ
معلوم ہونا تھا وہ کوئی ایک انسان نہیں ہے بلکہ تمام ہی نوع انسان کا پخواز ہے۔ زندگی
کے مختلف اہم مسائل پر روشنی ڈالنے اور ان کو ہر فاص و عام کے لیے واضح کر دینے کی
جس انہاک اور جس خلوص کے ساتھ طالطانی نے کوشش کی ہے اس کی دوسری مثال
مشکلے نکلے گی۔

طالطانی کی جبر حیثیت کو ہر زمانہ میں اور ہر طبقہ میں بے چون و چرا تسلیم کیا جائیگا
وہ مناسع کی حیثیت ہے۔ اور صناعی میں بھی فناہ بیکاری اس کا خاص ملکہ ہے۔ دنیا طالطانی
کو ہر حیثیت سے بھول سکتی ہے۔ لیکن فناہ بیکار کی حیثیت سے وہ نہ صرف ہمیشہ یاد کیا
جائے گا بلکہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ یوں تو طالطانی نے بہت کچھ لکھے ہیں۔ فنون لطیفہ پر
مقابلے بھی لکھے ہیں۔ میتھیلیں بھی لکھی ہیں۔ اخلاقی حکایتوں بھی لکھی ہیں۔ ملکی اور قومی سائل
پر دو ایک معنایں بھی لکھے ہیں۔ لیکن اسکے انساؤں کے آگے اسکے اور کارناموں کی
اہمیت باقی نہیں رہتی۔

طالطانی کے تصنیفات کا غور سے مطالعہ کیجئے تو اس کے اندر دو گیس ایک ہی
وقت میں حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جن کے درمیان بعض وقت سخت منافقت پیدا

ہو جاتی ہے اور صفت "ادا پکھ اور کستی ہے" کی کشاکش میں گرفتار علوم ہوتا ہے۔ ان میں ایک خاص جماییاتی رُگ ہے اور دوسرا اخلاقی - طالطائی فطرت میں صنایع تھا اور وہ ہر ناچاہتا تھا سیک وقت صنایع اور معلم اخلاق۔ اس تناقض کا سبب دہ بند باتی عربات یاد بے ہوئے میلانات (Cornfield) میں جن کی دنیا کی اکثریتی ہے تیاں نشکار رہی ہیں۔ طالطائی نے نہایت عصبی فرماج پایا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑی کم عمر میں خود اپنے نفس کا مطالعہ کرنے لگا اور اپنی طبیعت کے متضاد میلانات سے گھبرا نے لگا۔ اس کی طبیعت کا میلان ایک طرف تو ڈب اور اخلاق کی طرف تھا۔ دوسری طرف جیسا کہ عصبی فراجوں کا قاعدہ ہے وہ جنی اور صاف شرطی ہے عنوایوں کا شکار رہتا تھا۔ اس نے اپنے روز ناچوں میں ان متضاد میلانات کا مقابلہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ برعکس اس کا ضمیر نہایت سخت تغیر دار قع ہوا تھا۔ اور وہ باوجو اپنی بے ضابطہ اور غلط کار زندگی کے ہر وقت گناہ اور سترم کے احساسات سے بھی مغلوب ہتا تھا۔ اس کی زندگی کے بعض واقعات کی اہمیت کو اس کے سیرت مکاروں نے کماحتہ تسلیم نہیں کیا ہے یوں تو اس کی ساری زندگی سانحات سے بھری نظر آئے گی لیکن دو تین سانچے اپنے میں جو اس قابل ہیں کہ ان کو محشر نظر میں رکھا جائے۔ ایک تو یہ کہ جب اس کی عمر پانچ یا چھ سال کی تھی اس کی ایک لڑکی سے شدید محبت ہو گئی جو عمر میں اس سے کئی سال بڑی تھی۔ ایک دن رٹکر دبر قابض کے چذپے سے مغلوب ہو کر اس نے دھکیل دیا اور وہ عرصہ تک لنگڑی رہی۔ بعد کو طالطائی نے جس عورت سے شادی کی اور جس کے ساتھ وہ کبھی ہموار اور خوشگوار گھر میزندگی نہ پس کر سکا۔ وہ اسی عورت کی بیٹی تھی۔ دوسراء عنده جو قابل لحاظ ہے وہ یہ ہے کہ آٹھ سال کی عمر میں ایک دن بیکاری کے

۵

اس کے دماغ میں یہ ہوا سماں کر دہ اڑ سکتا ہے۔ اپنی اس خیالی سکت کو اس نے آزمانا چاہا اور کوئٹھے سے گڑ پڑا جس سے اسکے دماغ کو صدمہ پہونچا ایسا صدمہ جس کو طبی اصطلاح میں ضغطہ دماغ (Concussion of The Brain) کہتے ہیں۔ اس صدمہ کی اگرچہ کوئی ظاہری علامت باقی نہیں رہی لیکن میر خیال ہے کہ یہ حادثہ طالسطانی کے نازک نظام عصبی پر مستقل انحراف ہو گیا۔ تپسرا واقعہ اس کی جوانی کا ہے اس نے اپنی جوانی میں دو عورتوں کو اپنی نفسانیت کا شکار بنا یا جن کی یاد اسکے دل میں سمجھیے چکلیاں لیتی رہی۔ ان میں سے ایک توکسی کسان کی رڑکی تھی۔ لیکن دوسری رڑکی اسکے گھر میں ملازم تھی۔ طالسطانی نے اپنی مشہور نادل "رس تھیز" (Relaxation of Contraction) میں اسی معصوم اور برباد شدہ رڑکی کو ہیر دن بنایا ہے۔ اور اس کا نام کٹوشا (Katusha) رکھا ہے۔

یہ اور اسی قسم کے اور بیبت سے داعوات نے طالسطانی کے حاس ضمیر کو اور بھی حاس اور نازک بنار یا استھا۔

طالسطانی جماليات کو اخلاقیات سے الگ کر کے کوئی اہمیت نہ دیتا تھا۔ اسکی کوئی تصنیف خواہ افسانہ ہو یا کچھ اور ایسی نہیں جو غایتی میلان Purpose دینے والے سے قابل ہو۔ اس کے سب سے مشہور نادل چار ہیں۔

Anna "جنگ و صلح" War and Peace "اینا کرننیا"

Karenina "کریم زر سائنا" Crime and Punishment "اینا کرننیا"

کئے گئے ہیں۔ لیکن انہیں سے کوئی ایسا نہیں جس میں کوئی محسوس اخلاقی یا معاشرتی پیغام نہ ہو۔ بعض وقت تو یہ پیغام اس قدر نہایاں ہو جاتا ہے کہ کھلنے لگتا ہے۔ ”رستخیر“ (Rستخیر) میں بھی ایک ایسا نقص ہے جسے اسکو آنسا بڑا ادبی کتاب نہیں ہونے دیا جتنا کہ وہ ہو سکتا تھا۔ اگر طالسطانی پری اخلاقی تعلیم کو تھوڑی دیر کے لیئے سچوں جاتا تو یہ نادل یقیناً دنیا کا بہت بڑا ناول ہوتا۔ یہ سہر قاد کی رائے ہے۔ اسی اخلاقی غلبہ کی وجہ سے انسان کا ہیر و شاہزادہ نہ لوداٹ ایک آللہ خود رواد (الله خود را مکمل کر سہر) ہو کر رہ گیا ہے۔ مختصر کہ طالسطانی کی شخصیت یہ یہ اخلاقی عنصر جو عموماً اس پر غالب رہتا تھا اس کے ادبی راستے میں اکثر قباحتیں پیدا کر دیتا تھا۔

طالسطانی نے کچھ تمثیلیں روڑائے، بھی کہے ہیں جو ایک مجرد عد کی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ طالسطانی طبعاً فسانہ نگار تھا۔ لیکن ان تمثیلیوں میں بھی اس نے کافی استاد اتہ بھارت دکھانی ہے۔ اگرچہ ان کو وہ مرتبہ کبھی نہیں دیا جائے گا جو اس کے افسانوں اور ناولوں کو حاصل ہے۔

طالسطانی کی تیس حکایتوں کی طرح اس کی تمثیلیں بھی اخلاقی اور اصلاحی ہیں۔ اور زیادہ تر کساتوں کی زندگی سے متعلق ہیں۔ ابو الحسن ع قال (پیلا کلوار) ہے ترجمہ ہے جس کا عنوان (الله عکشنا صنه زمہنی عقال) ہے اور جیس شراب کی شیطانی صفت دہن نہیں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلے طالسطانی نے اسی موصودے پر ایک حکایت لکھی تھی جس کا عنوان ”پریت اور روشنی کا

وکردا ہے اور جو اس کی تیس حکایتوں میں شامل ہے۔ بعد کو اسی حکایت سے اُسنے
یہ تیشیل بنائی۔ طالسطانی کی یہ تیشیل اس کی تمام تیشیلوں سے زیادہ مشہور و مقبول ہے۔
خایہ ہی کوئی لک یا کوئی زبان ایسی ہو جو اس سے آشنائی ہو چکی ہو۔ میں نے اس کو
ہندوستانی معاشرت سے اس قدر قریب پایا کہ اردو میں اس کا ترجمہ کئے بغیر خوبہ کا۔
ترجمہ کرتے وقت میں نے اس بات کا کافی لحاظ رکھا ہے کہ اصل سے لفظ بلفظ مطابق ہے۔
لیکن اپنے پڑھنے والوں کا خاص درکار کا جواہر دو پڑھ سکتے ہیں اندازہ کرتے ہوئے کہ میں
کیم خفیہت جبارت سے بھی کام لیا ہے جو اتنی اہم نہیں کہ اس کا ذکر کیا جائے۔
یہ سب سے پہلے یہ ترجمہ "نگار" بابت دیکھ لئے ہے میں شایع ہوا تھا۔

مجنوں گورکھپوری

امام باڑہ
گورکھپور

۱۹۳۹ء

افراد

| | |
|---------------------------------------|-------------|
| گاؤں کے چار چودھری | ایک کسان |
| عورتیں۔ بڑھی عورتیں لکھ کیاں لئے کے | اُس کی بیوی |
| شیطانوں کا سخن | اُس کی ماں |
| اُس کا نشی | اُس کا دادا |
| اُس کی خورد سال لڑکی ایک "بانگا پریت" | ایک بہمیا |
| دیگر پریت | |
| خدمام اور در بان | |

پہلا باب

کسان :-

(ہل چلاتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا ہے) دو پر ہو گئی۔ ہل کھول دینے کا وقت آگیا۔ چل ابھی پرے بے زبان جائز! معلوم ہوتا ہے تحکم گیا ہے۔ اچھا ایک پچھر اور یہ آخری نالی ختم کر کے کھانے کا وقت ہو جائے گا۔ اچھا ہوا کہ میں ورنی کامکڑا ساتھ لیتا آیا تھا۔ اب گھر جانا نہیں پڑے گا۔ یہیں کنوں پر بیٹھ کر کھاں گا اس وقت تک یہ پکی بھی گھاس چڑے گا اس کے بعد اشارہ اللہ پھر کام شروع ہو گا اور جو تانی کا کام بھیک وقت سے ختم ہو جائے گا۔

(پریت داخل ہوتا ہے اور جھاڑی میں چپ پ جاتا ہے)

پریت :-

دیکھو یہ بھی عجیب آدمی ہے۔ ہر وقت خدا ہی کو پار کرتا رہتا ہے۔ اچھا نہ ہر ابھی تھوڑی دیر میں تم شیطان کو بیاد کرنے لگو گے، میں روشن کامکڑ رجرا کر لے جاؤ ہوں جب دھوں کو شپاٹے گا تو — دھونڈنا شروع ہرے گا اور بھوک سے بیتاب بسو کر

خواہ نجواہ قسم کھائے گا اور شیطان کا نام سے گا۔

(ردِ نبی کا مکر اسلے جاتا ہے اور جہاڑی کے پیچے بیٹھ کر کسان کا استغفار کرتا ہے)

کسان :-

رگھوڑے کو کھول دیتا ہے (خدا کا شکر ہے) رگھوڑے کو کھول کر جاں اس کا
کپڑا کھا بڑا ہے اس طرف آتا ہے) میں بہت بھروسہ کا ہو رہا ہوں۔ میری بیوی سے بڑا مکر!
کاش کر سانحکر دیا ہے میں کیس سب کھا جاؤں (کپڑے کے قریب آگر ہیں) کیا
ہو گیا! شاید کپڑے کے پیچے رکھ دیا ہے (کپڑے کو اٹھا کر) نہیں یاں بھی نہیں ہے با آخر
کیا ہوا! (کپڑے کو جھاؤتا ہے)

پرستی :-

(جہاڑی کے پیچے سے) ڈھونڈو۔ خوب ڈھونڈو! یہاں میں اسکو پوری حفاظت
سے رکھے ہوئے ہوں (ردِ نبی پر بیٹھ جاتا ہے)

کسان :-

وہل کو ہلا کتا ہے اور اپنے لپڑے کو پھر جہاڑتا ہے) بُسے تعب کی بات ہے! یہاں
کوئی ہیا نہیں مگر روئی کا مکر! افاس سپ ہو گیا اگر چڑیوں نے اس کو کھایا ہوتا تو پچھے
پڑو رنگ بجا ستے لیکن ایک ذرہ بھی نہیں بجا۔ یاں کوئی سخا نہیں۔ لیکن۔ دہی کو کوئی
ضرور سے گیا ہو گا!

پرستی :-

(اسٹھکر جھاکنا کتا ہے) اب وہ شیطان کو یاد کرے گا۔

**کسان ہے۔ معلوم ہوتا ہو اسکا کوئی علاج نہیں۔ خیر کچھ ہر جن نہیں یہی بھروسے کچھ
منیں جاؤں گا۔ اگر میر فاروقی کا نکڑا کوئی لے گیا تو نے سبائے دو۔ خدا کرنے اس کے
کھانے سے لیجا نے دلے کا پکھو بھلا ہو جائے۔**

پریست :-

**(تو ہو کتا ہے) کبخت کسان! بجا سے بُعدِ عینے کے کتنا ہے؟ خدا کرنے لے
جانے والے کا بھلا ہو۔ ایسے آدمی کے ساتھ کوئی کیا کر سکتا ہے؟
رسان زین پریست جاتا ہے اور خدا کا نام لے کر جانی نیتا ہوا سو جاتا ہے)**

پریست :-

**(رجھاڑی منے بھل کر) سرخیل کے لیئے باتیں کرنا بہت آسان ہے۔ وہ کتا ہے
کہ تم جنہم میں کسانوں کی کافی تعداد نہیں لاتے دیکھو تو تاجروں، بشر فا اور بر قسم کے لوگوں
کی کتنی بڑی تعداد روزانہ یہاں جمع ہوئی رہتی ہے۔ لیکن کسان کتنے کم ہیں! اب
اس شخص پر کوئی کیسے قابو نہ سکتا ہے۔ اس کو قبضہ میں لانے کی کافی تباہی نہیں علوم ہوتی
اسکے پاس روٹی کا صرف ایک نکڑا تھا جسکو اس نے چرا لیا۔ اس پر بھی اس نے بُعدِ عینے میں
دیں اور شیطان کا نام نہیں لیا۔ اب اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہوں۔ میری تو عقل کام
نہیں کرتی کہ کیا تیر اختیار کر دیں اب جا کر ساری ردود افعال سے دیتا ہوں۔**

(رغائب ہو جاتا ہے)

دوسرے اب

(رجہنم۔ شیطانوں کا سرخی سب سے اونچی نشست پر بیٹھا ہوا ہے اس سے نیچے اس کا
نشی میز پر لکھنے کا سامان لیئے ہو سے بیٹھا ہے ادھر ادھر خدام کھڑے ہیں دہنی طرف مختلف
صوت کے پاس پریت کھڑے ہیں یا میں طرف دروازہ کے قریب دربان ہے سرخی کے سامنے
اک بانخا پریت کھڑا ہے)
بانخا پریت :-

تین سال میں کل تعداد ۵۰۰۰۰۰ آدمیوں کا پسختی ہے اور اب وہ ب کے
سب میرے اختیار میں ہیں ۔

سرخی :-

بہت اچھا۔ تھار انگریز۔ آگے ٹبر ہو۔

(بانخا پریت را ہنسی جانب ہٹ جاتا ہے)

سرخی :-

(نشی سے) میں تھا کیا ہر۔ ابھی کچھ اور کام باقی ہیں؟ کس کی کس کی سگنے

**نہشتم ہو چکی ہے اور کس کی کس کی باقی ہے ؟
نشستی :-**

(انگلیوں پر شمار کرتے ہوئے پرستیوں کی طرف اشارہ کرتا جاتا ہے جس پرست کا
وہ نام لیتا ہے وہ پرست ادب سے جھک جاتا ہے) "شرف کے پرست" کا حساب ہو چکا
اُس نے مکمل ۱۸۳۶ آدمی گرفتار کئے ہوتا جروں کے پرست نے ۱۹۴۲ آدمی حاضر
کئے۔ "حاکموں کے پرست" کی فہرست میں ۳۴۲۳ قیدی ہیں۔ "عورتوں کے پرست" کا
حساب بھی ہو چکا ہے ۱۸۶۳ میں بیان ہی عورتیں اور ۱۸۷۳ میں اکنواریاں صرف دو کیلوں کے پرست
اور کسانوں کے پرست کے حساب باقی رہ گئے ہیں۔ فہرست میں کل ۵۰۰۰۰ نفوس ہیں۔

سرخیل :-

بہتر ہے آج ہی تمام کا رد الیختم کر دی جائے دراں ہو، باقی پرستیوں کو حاضر کرو۔
(دو کیلوں کا پرست داخل ہوتا ہے اور آداب بجا لتا ہی)

سرخیل :-

کبو۔ متحار اکیا حال ہے ہے ؟

وکیلوں کا پرست :-

(ہنسنے ہوئے اور اپنی تھیلیوں کو بلٹنے ہوئے) مجھے لپنے کا میں خوب کامیابی
ہوئی۔ تخلیق کائنات کے دن سے لیکر اب تک مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایسی غارت گردی ہوئی ہو۔

سرخیل :-

کیوں۔ کیا تم نے بے شمار آدمیوں کو گرفتار کیا ہے ؟

سلہ یعنی دہ شیطان جو شرقاً پر سلطنت ہتا ہے ॥

وکیلوں کا پرستی :-

تعداد تو بچھا ایسی زیادہ نہیں۔ صرف ۱۳۵ آدمی ہیں لیکن سب کے سب ایسے
بے مثل ہیں کہ کیا عرض کروں۔ وہ ایسے انسان ہیں کہ ہم پر یوں کو بھی مات کر دیں وہ
لوگوں کو ہم سے زیادہ آسانی کے ساتھ بیکار سکتے ہیں یہی نے ان میں ایک نیا طریقہ رائج
کر دیا ہے؟

سرخمل :-

وہ کیا؟

وکیلوں کا پرستی :-

پہلے تو وکیل منصوفی کے سامنے حاضر رہتے تھے اور وہ لوگوں کو دھوکے
دیتے تھے۔ اب ہیں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ وہ منصوفوں سے ہلچلہ ہو کر رنج کے طور پر
بھی معاملہ کر سکتے ہیں جو اُن کو سب سے زیادہ معاوضہ دے گا اسی کا کام وہ کریں گے اور
اس معاملہ میں وہ ایسی محبت کریں گے کہ جہاں کوئی مقدمہ ہو گا وہاں خود ایک مقدمہ پیدا
کر لیں گے وہ اور حکما جس طرح لوگوں کو مگراہ کرتے ہیں ہم فوگ نہیں کر سکتے۔

سرخمل :-

بہت خوب ہیں ان آدمیوں کا خود معاونہ کروں گا۔ اب تم بآ سکتے ہو۔

(وکیلوں کا پرستی دہنی جانب، چلا جاتا ہے)

سرخمل :-

ردرہاں سے) اب مادر سرے پرستی کو بھی حاضر کرو۔

(کسافور، کا پرستی ردیٹ کا نکڑا لیئے ہوئے دھل مہناہرہ اور زین بوس ہر رہا)

۷

کسانوں کا پرستیت :-
میں اب اس طرح زندگی نہیں گز ارسکتا مجھے کوئی دوسری خدمت عطا ہو۔

مشنیل :-

دوسری خدمت کون سی؟ یہ کیا کب رہے ہے ہو؟ انہواد رہوش کے ساتھ باقیں کرو۔
اپنا حساب دکھاؤ۔ اس ہفتہ میں تم نے کتنے کسان گرفتار کئے ہیں؟

کسانوں کا پرستیت :-

(روکر) ایک بھی نہیں!

مشنیل :-

کیا؟ ایک بھی نہیں؟ کیا مطلب ہے؟ اب تک تم کرتے کیا لگھے؟ کہاں سیر
کرتے رہے؟

کسان کا پرستیت :-

دگر دگر آتے ہوئے میں سینہیں کر رہا تھا۔ میں اس وقت تک اپنے تمام عصاں
کی قوت کے ساتھ کوشش کرتا رہا۔ مگر میرا کچھ بس نہیں چلتا۔ ابھی ابھی میں نے ایک کسان
کی روٹی کا آخری نکڑا۔ اس کی موجودگی میں چرا لیا اور اس کو دیکھئے بجائے اس کے کم جھٹے
کو ستاکتا ہے خدا میرا بجا کرے۔

مشنیل :-

کیا؟ کیا؟ کیا بڑا بڑا ہے ہونا۔ اک صاف کر کے ذرا حواس کے
ساتھ باقیں کرو۔ بمحاری باقی کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔

۲

کسانوں کا پریت :- ابھی ایک کسان ہل چالا رہا تھا میں خوب جانتا تھا کہ وہ اپنے ساتھ رونی کا صرف ایک مگر لا یا سما اور اسکے سوا کھانے کیلئے اسکے پاس کوئی اور چیز نہ تھی میں نے وہ روپی کا فکر اچھا لیا اسکو چاہئے تھا کہ بعد دعائیں دے لیکن اسے کیا کیا؟ کتنا ہے؟ "جو کوئی رونی کا مگر اسے لیا اسی کو کھانے دو اور خدا کرے اس کا پچھو سچلا ہو جائے میں اس مگر اے کو اپنے ساتھ لیتا آیا ہوں۔ دیکھئے یہ ہے۔

سرخیل :-

مگر دوسرا سے کسانوں کو کیا ہوا۔

کسانوں کا پریت :-

خیر۔ سب کے سب ایک ہی طرح کے ہیں۔ میں ان میں سے ایک کو بھی قبضہ میں نہیں لاسکا۔

سرخیل :-

تم غالی ہاتھ میرے سامنے آنے کی جرأت کیسے کر سکے؟ اور اس پر طرہ یہ کہ ٹری ہر لی رونی کا ایک مگر ابھی اے آئے کیا میرے ساتھ کھیل کر ناچاہتے ہو جو کیا تھا۔ ایہ مطلب ہو کہ جنمہ میں رہکر بیکاری کی رونی کھا جائے اور سب مشقت کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں۔ (پرستیوں کی طرف اشارہ کر کے) دیکھو ان میں سے کوئی..... کوئی..... اور عصیں ۳۰۰ نقوس لے کر حاضر ہوئے ہیں اور تم غالی ہاتھو آتے ہو اور ایک رونی کا مگر لا اسے ہو اور نقصتے گڑھنے لگتے ہو۔ تم صرف باتیں بنانا جانتے ہو اور کوئی کام نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ تم کو کوئی کسان نہیں ملا۔ اچھا صبر کر د۔ میں ابھی تم کو دو ایک سبق دوں گا۔

کسانوں کا پرستی :-

قبل اس کے کہ آپ مجھے سزا دیں جو بچھو میں کہنا چاہتا ہوں اس کو سُن لیجئے یہ تو
پرستیوں کے کام بہت آسان ہیں۔ ان کو شرف اور ماجروں اور عورتوں سے سابقہ ہے۔ ان
سب تک راستے بہت آسان ہیں۔ شرف اکو اغراز یا جاگیر کا لائپج دیدیے لیجئے اور پھر انکو جہاں
چاہیے لیجاویے تا جروں کا بھی یہی حال ہے۔ ان کو کچھ نقد دکھا کر ان کی حرص بڑا دیجئے
پھر انکا پکڑ کر جس طرف دل چاہے ان کو لیجاویے۔ عورتوں کو بھی ملبوسات اور لذائیں
میا کر دیجئے اور ان کے ساتھ جو سلوک کر لیجئے مگر کسان کے معاملہ میں بڑی قیمتیں پیش
آتی ہیں۔ وہ صحیح سے رات تک کام میں مشغول رہتے ہیں اور بغیر خدا کا نام لئے ہوئے
کوئی شروع نہیں کرتے۔ پھر تباہی کوئی ان پر کس طرح قابو پا سکتا ہے؟ خدا اندھے
اس خدمت سے ہٹا دیا جائے میں کسانوں سے نگ ہو گیا ہوں اور اس معاملہ میں آپ کو
خوش بھی نہیں رکھ سکا۔

خریل :-

یہ سب لغوباتیں ہیں۔ تم کا ہل ہو۔ بیکار دوسروں کے تذکرے نہ کر داہمیوں نے
شرف۔ تجارت اور عورتوں کو گرفتار کیا ہے صرف اس لیے کہ وہ جانتے۔ تجھے کہ ایسے لوگوں
کے ساتھ کون سی تدبیر اختیار کی جائے۔ وہ ان کے لیے نئے نئے جال ایجاد کرتے
ہے۔ دکیلوں کے پرستی ہو کو دیکھو اُس نے بالکل ایک نرالی تدبیر ایجاد کی ہے۔ تم کو بھی
کوئی صوت نکالتی چاہیئے۔ تم نے روپی کا ایک یکڑا پھرالیا اور اس پر اتراتے ہو۔
یہاں کہا کام کیا ہے؟ ان کے چاروں طرف جال پھیلاو۔ پھر کوئی نہ کوئی کسان
فرقتار ہی ہو جائے گا۔ لیکن بیکار اور ہر اتفاق اوقات کرنے سے اور انکو لذادھچوڑ دینے سے

تمہارے کر ان زور کپڑتے جاتے ہیں ان کو اپنی ردنی کے آخری ٹکرے کی پڑھنے
رہی۔ اگران کی بھی روشنی اور اگر انہوں نے اپنی عورتوں کو بھی بھی تعلیم دی تو وہ ہمارے
اختیار سے بہت جلد باہر ہو جائیں گے۔ کوئی تدبیر سوچو اور جس طرح ہو سکے اپنے کو اس مشکل
ستے جلد سکا لو۔

کسانوں کا پریت :-

سمجھیں نہیں آتا کہ سیا کروں۔ مجھے خصت دیکھئے ہیں اب اس کی تاب نہیں لاسکتا۔

سرخی :-

(اعضی بننا کہ ہو کر) اس کی تاب نہیں لاسکتے! تم نے سمجھا کیا ہے؟ کیا تمہارا کام
اب میں کر دو؟

کسانوں کا پریت :-

یہ پچھو نہیں سکتا!

سرخی :-

پچھو نہیں سکتے؟ اچھا ذرا سخیرو۔ کوئی ہے؟ کوڑے لاؤ اور اس کو مار دو۔

(ذرا ام پریت کو کپڑا کر کوڑے مارتے ہیں)

کسانوں کا پریت :-

اُف! اُف! اُف!

سرخی :-

بولو گوئی تدبیر سو جھی۔

سماں کا پرستی :- اُتھے اف بمحض سے نہیں ہو سکتا !
سرخمل :-

اور کوڑے لگاؤ (کوڑے کھائے جاتے ہیں) اب پچھو سوچا ہے
سماں کا پرستی :-

باں ! باں ! سوچا !

سرخمل :-

بتاؤ کیا سوچا ۔

سماں کا پرستی :-

میں نے ایک تدبیر نکالی ہے جس سے سب کسان میرے قبضہ میں آجائیں گے
لیکن آپ مجھے اس کسان کے ہاں مزدوری کرنے کی اجازت دیجئے لیکن میں ابھی آپ
کو مفصل تدبیر نہیں بتا سکتا ۔

سرخمل :-

بہتر ہے لیکن یاد رکھو اگر تین سال کے انہم نے اس دوڑ کے مکڑے کا کفارہ نہ
دیا تو میں نہ نہ تھامی کھال کھینچوں گا ۔

کسان کا پرستی :-

تین سال میں سب میرے حلقة گوش ہو جائیں گے ۔

سرخمل :-

اچھا تین سال گزرنے کے بعد میں خود آکر معافی کر دیں گا ۔

تیسرا باب

(ایک کھلیات:- خلہ سے لدی ہوئی گاڑیاں۔ پرست۔ مزدور کے لباس میں گاڑیوں سے
غلہ آوار ہے اور کسان تول تول کر لے جاتا ہے)

مزدور :-

سات !

کسان :-

کتنے منٹ ہر سے ؟

مزدور :-

(دیوار پر جو فشاں لگے ہوئے تھے ان کو گنتا ہے) ۴۷ من اور یہ سات سیر
کسان :-

ب ایک ہی جگہ نہیں رکھا جا سکتا۔ جگہ بالکل بھر گئی ہے۔

مزدور : اناج کو اچھی طرح پھیلادو۔

کسان :-

ہاں اب بیسی کر دوں گا۔

(اپنا پیانہ لیئے ہوئے جاتا ہے)

مزدور :-

(تھناٹوپی آثار دیتا ہے۔ اس کی سینگیں نظر آنے لگتی ہیں) اب وہ دیر میں ہے۔
یہیں فرما بیٹی اسینگوں کو ہوا دے لوں۔ (سینگیں نمایاں ہو جاتی ہیں) اور لا لو جو تے بھی
مار دوں۔ اس کے سامنے پس بہ نہیں کر سکتا۔ (جو تے آثار دیتا ہے اس کے سُم دکھائی
ہیتے ہیں زمین پر مجھ پیدا ہے) تیرا بس جارہا ہے۔ باڑ پس کا وقت قریب ہے۔ اب
مل آنا ہو گیا ہے کہ رکھنے کی جگہ نہیں ملتی۔ اب کسان کو صرف ایک بات سکھانی رکھئی ہے
وہ پھر خلی آکر معاشرہ کر سکتا ہے اس وقت میرا کام دیکھنے کے قابل ہو گا۔ ردیٰ کے
لئے والا آنکھ معااف ہو جائے گا۔

ہمسایہ آتا دکھائی دیتا ہے۔ مزدور اپنے سینگ و سکم چھپا دیتا ہے)

ہمسایہ :-

سلام۔

مزدور :-

سلام۔

ہمسایہ :-

تحارا الاک کہاں گیا؟

مرز دور :-

غلیہ کو پھیلا نے گیا ہے اس بیٹھ کہ کافی جگہ نہیں ہے ۔

ہمسایہ :-

یا اشہر! تمہارے مالک کی قسمت مجھی تسلی چکی ہے! اب نموج رکھنے کی جگہ نہیں ہے!
دو سال سے تھا رے مالک کی فضیلیں جیسی ہو رہی ہیں اُن کو دیکھ کر ہم لوگ دیکھتے ہیں جو
اس کو کسی نے علم غیب پڑھا دیا ہے۔ گزشتہ سال سو کھاپڑا تھا اور اس نے دلدل میں
بیج بوٹے تھے۔ دوسروں کی فضیلیں غارت ہو گئیں مگر تمہارے کھلیان میں بالیوں کی
انبار لکھا ہوا تھا۔ اس سال کثرت سے بارش ہوئی۔ اس نے فوراً اپاڑی پر کھیت بنا کر
بیج بوٹے۔ ہم لوگوں کے کمیت سڑکے لیکن اُس نے کیسی عمدہ فصل تیار کی دیکھ دائے کہتے
ہیں! (لکھ دانے ہاتھ میں لیکر تولتا ہے اور سپھران کر جاتا ہے)

کسان :-

(خالی پامانیتے بے دے داخل ہوتا ہے) کہو پر دسی کیسے ہو؟

ہمسایہ :-

سلام۔ میں ابھی تمہارے مرز دور سے کہہ رہا تھا کہ تم کو خوب علم رہتا ہے بیج کھاد
پوایا جائے۔ ہر خص تھم پر شک کرتا ہے اماج کے کیسے انبار لگے ہوئے ہیں؟ تم اس
دس برس میں بھی کھا کر ختم نہ کر سکو گے۔

کسان :-

پس بکو لاس کی بدلت ہے زمرز دور کی طرف اشارہ کرتا ہے) پاہی کی قدر

پار سال میں نے اس کو کمیت بونے کے لیئے بھیجا تو اس نے دامد میں بو دیا میں نے اس کو
بُما بھلا کہا تکرہ میرے پچھے پڑ گیا اور وہیں بونے پر جبوڑ کیا میں نے ایسا ہی کیا ہے اور
اس میں میرا ہی فائدہ ہوا۔ اس سال بھی اس نے اندازہ لگا کر پیارا ہی پر بولیا۔

ہمسایہ :-

گویا اس کو آنے والے موسم کا حال معلوم رہتا ہے۔ ہاں تمہارے پاس غایہ بہت
کافی ہو گیا ہے (خاموشی) میں تم سے عاریتہ ایک بورا رانی لانگنے آیا ہوں میری ایسی
ختم ہو گئی۔ آئندہ سال میں داپس کر دوں گا۔

کسان :-

شوق سے لے سکتے ہو۔

مرذور :-

کسان کا بازو دباتے ہوئے مستدو۔

کسان :-

بس زیادہ نہ کبو۔ ہاں تم لے سکتے ہو۔

ہمسایہ :-

تکریہ۔ میں جا کر بردالیتا آؤں۔

مرذور :-

(عین خدھ) وہ اپنی پرانی روشن پر قائم ہے۔ اسی طرح داد دش کرتا رہتا ہے۔
میرا کہنا نہیں مانتا۔ اچھا نہ مرد ہے۔ بھی اپنی فیاضی چھوڑ دے گا۔
(ہمسایہ جا بایا ہے)

کسان :-

لہیڈھ کر) نیک لوگوں کو کیوں نہ چیزیں دی جائیں؟

مزدور :-

دیدنیا آسان ہے۔ داپس پانا دشوار ہے۔ تم جانتے ہو قرض دینا ایسا ہی جیسے کسی چیز کو پیار دی پر سے نجی ڈھکیلتا قرض کو وصول کرنا گویا اس چیز کو پیاری کے اور پڑھنا ہے۔ بڑھوں کا قول یہی ہے۔

کسان :-

پکھ پروانیں۔ ہمارے پاس غلہ کثرت سے ہے۔

مزدور :-

اس سے کیا ہوتا ہے؟

کسان :-

ہمارے پاس اتنا ہے کہ صرف آئندہ فصل تک بلکہ دو سال آگے بھگت نہیں سکتا۔ ہم اتنا رکھ کر کیا کریں گے؟

مزدور :-

میں بتاؤں کیا کر دیں؟ میں اس ناج سے ایسی چیز نبا سکتا ہوں جو تمام عمر تم کو خوش رکھ سکتی ہے۔

کسان :-

کون سی ایسی چیز نباد گے۔

مزدور :- ایک ستم کا شرب یا اسٹریٹ جو کو کمزور سے تو نابنا سکتا ہے۔ بھوک یہ سکبیں دے سکتا ہے۔ جبے بیپنی کے دلت نیڈ بلا سکتا ہے۔ افسردگی کے عالم میں تم کو تسلیفیہ کر سکتا ہے اور خوف کی حالت میں بہت دلا سکتا ہے میں ایسا شرب پت تیار کرنے والا ہوں۔

کسان :-

لغو!

مزدور :-

بیشک لغو! جب میں نے تم سے دلدل میں اور بچرپاڑی پر بونے کے لیے کہا تھا اسوقت بھی تو لغز ہی تھا۔ تم اس وقت یقین نہیں کرتے تھے مگر اب تک معلوم ہو گیا۔ اسی طرح تسلکو شرب کا حال بھی معلوم ہو جائے گا۔

کسان :-

لیکن آخر تم کس چیز سے اس کو بناؤ گے؟

مزدور :-

کیوں؟ انھیں دانوں سے۔

کسان :-

لیکن کیا یہ گناہ نہ ہو گا؟

مزدور :-

اور سنئے گناہ کیوں ہو گا؟ انسان کو جو کچھ ملا ہے وہ اس کی آسائش ہی کے لئے ملا ہے۔

کسان :-

کیوں نکلتے تم کو اتنی عقل کہاں سے ملی ہے دیکھنے میں تو تم بہت معمولی آدمی معلوم ہوتے ہو اور یہی محنت بھی کرتے ہو دوسال سے میں نے تمکو لپٹنے جو تے اماڑتے بھی نہیں دیکھا ہے۔ اس پر بھی تم کو بہت پچھا معلوم ہے آخر یہ سب کہاں سے لیکھا ہے؟

مژد ور :-

میں نے دنیا بہت دیکھی ہے۔

کسان :-

تو تم کتنے ہو کہ اس شربت سے ہمارے جسم میں قوت پیدا ہوگی؟

مژد ور :-

ٹھیر دخود تحریر کر کے دیکھو کو کہ اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔

کسان :-

پھر اس کو کیسے بنایا جائے؟

مژد ور :-

جب تم ایک بار بنا آجائیں جاؤ گے تو پچھے مشکل نہیں ہوگی۔ ہم کو اسوقت صرف ایک تابنے کے نکلیں سے اور دلو ہے کے بڑنوں کی ضرورت ہوگی؟

کسان :-

مزے میں یہ چیز کیسی ہوگی؟

مزدور :- شہر کی طرح بھی جبکہ ایک مرتبہ چکو رے تو پھر کبھی اس کو چھوڑنیں سکو گے !
کسان :-

پچ کرنے ہو ؟ اچھا تو میں لپنے پڑوں کے پاس جاتا ہوں۔ اس کے پاس تابے کا
ایک نکڑا سخا آؤ آز ناکر دیکھیں ۔

بیخو تھا باب

دکھنیات سریک پرتن آگ پر کھا ہوا ہے راس سے ملا ہوا ایک دوسرا پرتن ہے جس کے نیچے^(ایک ننگی لگنی اور ٹائی ہے)

مڑو درد :-

(ایک آنحضرت ننگی کے نیچے لگاتا ہے اور عرق کو چکھتا ہے) لو اب تیار ہو گیا۔
کسان :-

(ایڈیوں پر مبنی کر غور کرتے ہوئے) کیسی انکھی چیز ہے! اسیں سے پانی نکل رہا ہے
اس پانی کو پہلے گیوں نکال رہے ہو۔

مڑو درد :-

یہ پانی نہیں ہے یہی تو حصل چیز ہے! -
کسان :-

یہ اس قدر رثافت کیوں ہے؟ یہ تو سمجھا تھا کہ نام ج کی طرح یہ بھی پیلا ہو گا مگر یہ تو
بالکل پانی کے زگست کا ہے۔

مزدور :-
ذر اس کو سونگھو۔

کسان :-

عجیب نہ کہ ہے۔ مگر لاڈ زبان پر رکھ کر دیکھوں۔ لاڈ چکھوں۔

(مزدور کے ہاتھوں سے آبخورہ لینے کی کوشش کرایا ہے)

مزدور :-

دیکھو چھلکا نہ دینا (نسلکی بند کر دیا ہے اور اپنے ہم نسل چاٹلہ ہے) ہاں اب باکھل تیار
ہے لوپیو۔

کسان :-

(پہلے تھوڑا تھوڑا کر کے پیا ہے سچھرا، بخورہ خالی کر کے داپس دیتا ہے) تھوڑا سا
ادر د داس قدم کم مقدار سے کوئی صحیح راستے نہیں قائم کر سکتا۔

مزدور :-

(تمقہ لگا کر معلوم ہوتا ہے یہ پیز تکو مرغوب ہو گئی ر تھوڑا ساعتیں اور ڈھالتا ہے)
کسان :-

(پی جاتا ہے) اب سمجھا کہ کیا چیز ہے؟ بیوی کو بھی آوازو دو۔ مار تھا۔ پیاں آؤ۔
دیکھو تیار ہو گئی۔!

(بیوی می خورد سال لڑکی کے داخل ہوتی ہے)

بیوی :- معاملہ کیا ہے؟ یغل کپوں مچار کھا ہے۔
کسان :-

ذر اس کو چکھ کر دیکھو تو۔ ہم لوگ یہ عرق کھینچ رہے ہیں تھے۔ ذر انگھوڑا آجورہ اس کے ہاتھ میں دیتا ہے کیسی نک ہو۔

بیوی :-

اوہہ۔

کسان :-

پیو!

بیوی :-

لیکن ممکن ہے اس سے کچھ لقصان ہو۔

کسان :-

پی بھی آتی!

بیوی :-

سچ تو۔ بڑی مزیاد ہے۔

کسان :-

رکسید مرست) بٹیک مزیاد ہے۔ ذرا صبر کرو پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے نہ کہ کہتا ہے کہ یہ چیز انسان کی ہڈیوں سے ساری مکان روکر دیتی ہے۔ جوان اس کو پی کر پڑتے ہے ہر جا لئے ہیں۔ نہیں نہیں توبہ!۔ بڑتے ہے اس سے جوان ہو جاتے ہیں۔ مجھی کو دیکھیو میں نے صرف دو آجورے پیٹے ہیں اور میری ہڈیوں کو مجھی کو آرام ہونے لگا رکھ لگھا رہا ہے)

تم خود بتاؤ۔ ابھی کیا ہے جب ہلوگ اس کو روزانہ پینے میں گے تو پھر جوان
ہرجائیں گے جو ادھر اور سماں اسکو پنی آسخوش میں کھینچتا ہے۔

بیوی :-

مہتو تم کو اس نے پاکل بنادیا ہے۔
کسان :-

تم نے کہا تھا کہ ناک اور میں غسل کی پابند کر رہا ہوں۔ دعیتی ہو ہے کیسی چیز تیار کی جو۔
واہ! اس قدر فرنیڈا ہے۔ ہے کہ نہیں؟

بیوی :-

بیٹک بڑی اچھی چیز ہے اگر بڑے ہوں کو جوان کر دیتی ہے کچھو قوت کیسے سلسلہ معلوم
ہونے لگے ہوں میں بھی اسی محسوس کر رہی ہوں۔ اچھا آؤ میرا ساتھ دو۔ واہ! - واہ!

(دگاتی ہے)

کسان :-

ہاں۔ اب ٹھیک ہے۔ سہب پھر جوان ہرجائیں گے۔

بیوی :- ساس کو بھی بلا ناچا ہے۔ کیونکہ وہ افسردہ رہتی ہے اور ہر وقت بڑھایا
کرتی ہے۔ اس کو پھر قوت کی ضرورت ہے جب وہ جوان ہو جائے گی تو اس کی ترس فراجی
کم ہو جائے گی۔

کسان :-

(مرشاد) ہاں ماں کو بلا اور دادا کو بھی جاؤ مریم نانی اور دادا کو بلا لاؤ اس سے

کو کہ چو لمبا چھوڑ کر بیاں آئے۔ ہم اسکواز مسر نوجوان بنادیں گے۔ جلد جاؤ۔ ایک دو۔
تین۔ ایس تیر کی طرح جاؤ۔ رلٹ کی دوڑ کر جاتی ہے (بیوی سے مخاطب ہو کر) ایک آنکھوں پر
در ز دور آنکھوں سے بھر بھر کر دیتا ہے۔

کسان :-

(چایا ہے) پہلے تو زبان جھوٹی ہر لمحی۔ پھر اسکے بعد بازوں اثر ہوا۔ اب پاؤں
تک اثر پہنچ گیا ہے۔ ایسا معام ہوتا ہے کہ میرے پاؤں جوان ہو رہے ہیں۔ ان میں خود بخود
حرکت شروع ہو گئی ہے (ناچنے لگتا ہے)

بیوی :-

را آنکھوں خالی کر کے اک بٹیک تم بڑے ہوشیار ہو۔ اچھا اب بجا انشرع کر دو۔
مزدور ستارا تھا کہ بجانے لگتا ہے۔ کسان اور اس کی بیوی ناچتے ہیں)

مژ دور :-

(سامنے ستار بجایا ہے اور ان کو دیکھ کر آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے۔ پھر وہ بیانا
بنند کر دیتا ہے، مگر وہ دلوں ناچنے رہتے ہیں) اب اس روٹی کے مکر طے کا بدلہ تم سے لوگا۔
میرے دوست تم اب اس کا بدلہ دے چکے اب یہ لوگ کبھی اس بلاسے نکلنیں سکتے ہوں جیل
کا جب جی چاہے اگر دیکھ لے اور اطمینان کر لے۔ (ایک بڑی عورت اور ایک سفید مو مرد
عینی کسان کے دادا کا داخلہ)

دادا :-

یہ کیا ہر لامہ ہے؟ پاگل تنسیں ہو گئے ہو۔ سب کام میں صرف دت ہیں اور تم ناچ رہے ہو!

بیوی :-

(نماچتی ہے اور مالیاں بجائی ہے) داہ! داہ! لگاتی ہے) میں مانتی ہوں کہ
یہ گناہ ہے لیکن گناہ سے صرف خدا بچا ہے۔

بڑی عورت :-

کبھت بچوں کا صاف نہیں ہوا ہے اور یہاں تم لوگ ناچ رہے ہے ہو۔!

کسان :-

دیکھو ماں۔ یہاں کیا ہو رہا ہے رہم بڑیوں کو جوان بنانے کئے ہیں۔ یہ لوڈر اسکو پو۔
(آئندہ پیش کرنے ہے)

بڑی عورت :-

کنڑیں میں بہت کافی پانی ہے داسکو سوکھ کر) مگر تم نے اس میں کیا دال دیا ہو؟
عجیب فہرک ہے!

کسان :-

اس کو سپور تو۔

بڑی عورت :-

رکھتی ہے) لیکن کیس اس سے کوئی مرند جائے؟

بیوی :-

یہ سمجھ کو اور بھی جاندار بنا دے گی۔ تم پھر جوان ہو جاؤ گی۔

بڑی عورت :-

ست کدو! (ستی ہے) مگر ٹبی لذیذ۔ اور شرمند سکیں اچھی ہے۔ لو بابا!

تم بھی پیو۔

ردادا بیکھ کر سر ملائماً ہے۔)

مُزدُور :-

اس کی فکر نہ کرو۔ مگر وادی کوالمیتہ دوسرا آنکھورہ دو (بڑھی عورت کو پیر آنکھوں
بھر کر دیتا ہے)

بڑھی عورت :-

کاش، اس سے کوئی لقصان نہ ہوتا۔ یا اشد ایہ تو جلن پیدا کر رہی ہے اگر یعنی
بڑھی عمدہ۔

بیوی :-

پنی بناو! ابھی تھاری رگرگ میں ساری ہر جائے گی۔

بڑھی عورت :-

دیکھوں (ربیجا تی ہے)

بیوی :-

پاؤں تک ابھی سنجی یا نہیں؟

بڑھی عورت :-

پچ تو۔ سارے جسم میں دوڑ رہی ہے۔ اب یہاں معلوم ہرتی ہے اور انسان اپنے
کو بہت ہنکا محسوس کرتا ہے۔ لاڈ کھنڈی اور دو دیکھر می پی ہے) کیا خوب! اب میں بالکل جوان
کسان:-
میں نے تو کہہ دیا تھا۔

پڑھی عورت :-

افسوس کہ ہیر اشود ہر نہیں رہا در نہ دیکھتا کہ میں پہلے کی طرح کیسی جوان ہو گئی ہوں۔

(رمز دوستار بجا آتھے کسان ادراگی بیوی ناچتھیں)

پڑھی عورت :-

(در در میان میں آکر تم اس کو ناچ سکتے ہو ؟ اچھا میں تسلکو ناچ کرتا تھی ہوں زاتھی ہے) ناچنے کا طریقہ یہ ہے۔ اس طرح۔ اور پھر اس طرح۔ دیکھا۔

(دادا پرست کے پاس جاتا ہے اور نلکی کھول دیتا ہے سامنے بینے لکھا ہو)

کسان :-

رسیہ دیکھ کر دادا پڑھ پڑتا ہے، بڑے حق یہ کیا کیا ایسی عمدہ چیز کو مٹی میں ملا دیا۔
ہست پاگل بڑے ہے اور اس کو دہکا دیکر اللہ گرا دیتا ہے اور نلکی کے شیخے سائجھرہ لکھا دیتا ہے)
دادا :-

یہ کوئی اچھی چیز نہیں۔ نہایت خراب چیز ہے۔ خدا نے تسلکو جھپی فصل دی تھی تاکہ تم خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاو تو تم نے آنچ سے شیطانوں کے پینے کی چیز تیار کی ہے۔
اس سے کچھ فائدہ ہونے والا نہیں ہے۔ اس کو چھوڑ دو در نہ خود تباہ ہو جاوے گے اور دوسروں کو بھی تباہ کر دالو گے۔ تم اس کو شرب سمجھتے ہو ؟ یا آگ ہے جو تم کو جلا کر خاک کر دالے گی (ایک حلیتی ہوئی لکڑی کے کر گری ہوئی شراب پر رکھ دیتا ہے شراب جل اٹھتی ہے بسب خود شندہ ہو کر دیکھنے لگتے ہیں)

پاکوں اسٹاپ

(جھونپڑی کا اندر دنی حصہ۔ مزدور تھا ہے۔ اسکے سینگ اور سُم نظر آ رہے ہیں)

مزدور ہے۔

اب انہج کی بے انتہا کثرت ہر رہی ہے۔ رکھنے کی جگہ نہیں کسان کو اب شراب کی لٹ پڑکئی ہے ہم لوگوں نے ابھی پھر کھینچکر تیار کی ہے اور ایک پیسے میں چھپا کر رکھ چھوڑا ہے۔ اب کسی کے ساتھ بے غرض سلوک نہیں کیا جائیگا جس سے کوئی کام نکلنے کی امید ہوگی اسی کے ساتھ سلوک کیا جائے گا۔ چنانچہ آج میں نے اس سے گاؤں کے نمائندوں کی دعوت کرنے کو سماہتے تاکہ وہ آکر جامد اور کسان اور اس کے دادا کے درمیان تقسیم کر دیں۔ وہ ساری جامد اور کسان کو دیں گے اور ٹھیٹے کو کچونہ دینگے۔ آج میرے تین سال پورے ہو گئے اور میرا کام انجام پاگیا۔ سرخلی آکر خود دیکھ سکتا ہے۔ اب مجھے اس سے شرمند ہونا نہیں پڑے گا۔

(سرخلی تماشاگاہ کے پچھلے حصہ میں نظر آتا ہے)

سرخیل ہے وقت پورا ہو گیا۔ تم نے روپی کے لکڑے والی غلطی کے بدلہ میں کچھ کیا نہیں؟ میں نے کہا یا تھا کہ خود آکر دیکھوں گا۔ تم نے کسان کو قابو میں کرنے کی کوئی صورت تھا لی؟

مزدور :-

اس کو اچھی طرح مغلوب کر لیا ہے۔ آپ خود دیکھ لیجئے۔ ابھی کچھ کسان یا جمیع ہوئے چوٹی میں بچپ جاتے اور دیکھ لیجئے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ آپ کو پورا اطمینان ہو جائے گا۔

سرخیل :-

رچڑی میں بچپ کر دیکھوں!

کسان معہ چار چوڑہری کے آتا ہے۔ اسکے سچھے اس کی بیوی بھی آتی ہے سب حلقة باندہ کر مٹھی جاتے ہیں۔ بیوی کپڑا بچھا کر کچھ روٹیاں اور سالن کا لقی ہے بڑھے لوگ مزدور کو سلام کرتے ہیں۔

پہلا چوڑہری :-

تم نے کچھ اور شراب کھینچی؟

مزدور :-

جس قدر ضرورت تھی اس قدر پیچ لی ہے۔ ایسی قسم تھی چیز کو بیکار کیوں برباد کیا جائے۔

دوسرा چوڑہری :-

اس میں کچھ کامیابی بھی ہوئی۔

مزدور :-

پہنچ سے بست بتر ہے۔

دوسری چودہ بھری :-
لیکن تم نے اس کو بنانا کماں سکھا ہے

مزدور :-

دنیا کی سیر کرنے سے انسان بہت پچھے رکھ سکتا ہے۔

تیسرا چودہ بھری :-

ہاں ہاں! تھپٹے عالم ہو۔

(بیدی شراب اور آنکھوں کے لاتی ہے)

کسان :-

آپ لوگ پچھے اس میں سے پیں۔

(بیدی بوتل سے شراب ڈھالتی ہے)

بیسوی ۱ -

اس کو پی کر آپ ہم پر احسان کریجئے۔ اور ہماری عزت بڑھائیے۔

پہلا چودہ بھری :-

(پیتے ہوئے) وادا کیسی فزیل ارہے! جوڑ جوڑ میں سرست کر جاتی ہے۔ اس کو البتہ
عمرہ شراب کرتے ہیں۔

(اور تینوں چودہ بھری بھی پیتے ہیں) مدخل چوڑھے سے باہر آتا ہو مزدود را سکے پاس جا کر کھڑا جو آتا ہے

مزدور :-

(مدخل سے) اب ذرا نکلیجئے لگا کرنا ہوتا ہے اس عورت کو پاؤں سے ہٹو کر لگا دیتا ہے اس شرزا
چک جائے گی پلے تو یہ کسان روپی کے آخری نکروں کے خارج ہو جانے کی پر وہ نہیں

لہذا تھا اگر اب دیکھئے ایک آنکھوں شراب کے لیے کیا کرتا ہے۔

لسان :-

اچھا ما۔ تھا ایک آنکھوں اور بھر کے دل پہلے ان کو بیھران کو۔

(رسیوی آنکھوں بھر کر حسب مرتب پہمانوں کو پیش کرتی ہے۔ مزدور اس کو بھکر دیتا ہے دہ لٹکھڑا جاتی ہے آنکھوں المٹ جاتا ہے)

بیوی :-

یا اشد ساری شراب گرگٹی ہر رات میرے راستے میں کیوں آ جاتا ہے ہو خدا مجھے

فارت کرے!

لسان :-

(رسیوی سے) کیسی بچو ہر جا ذر ہے۔ انگلیوں کے بجائے انگوٹھے ہی انگوٹھے ہیں

اور اس پر سے دوسروں کو کوستی بنے کیسی نفیں شراب خاک میں ملادی!

بیوی :-

میں نے جان کر نہیں گرانی ہے۔

لسان :-

ضرور جان کر گرانی ہے! تھیں میں ابھی بتا آہوں۔ ابھی شراب چھلکائے مکام زہ

چکھا آہوں (مزدور) اور تو کبخت بیاں کیوں منڈ لارہا ہے ہو جہنم میں جا!

(بیوی پھر آنکھوں بھر کر دنیا شروع کرتی ہے)

مزدور :-

د اپنے سخنی کے پاس داپ جلتا ہے، آپ نے ملاحظہ کیا؟ پہلے اسکو روئی کی

بھی پرداز تھی۔ اب ایک آجnorہ شراب کے لیئے بیوی کو مارتے ارتے رہ گیا اور مجھے آپ کے پاس جنم میں بھیجا دا۔

سرخیل :-

بست خوب ہے میں مطمئن ہو گیا۔

مردد در :-

اس بھی کیا ہے ا جب یہ لوگ بول خالی کر چکیں گے اس وقت دیکھیں گے کا۔ ابھی تو وہ آپس میں سیدھی سیدھی باتیں کر رہے ہیں ابھی لوہڑیوں کی طرح ایک دوسرا کی خوشایہ کرنے شروع کر دیں گے۔

کسان :-

اچھا یار و میرے معاملہ میں کیا رائے دیتے ہو ؟ دادا ا بتک میرے ساتھ رہتے تھے اور میں ان کے کھانے پینے کا بار برداشت کر رہا۔ اب وہ میرے بچپا کے دہان جا کر رہ ہے لگے ہیں اور اپنی جائیداد لے کر بچپا کے نام لکھنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ عقلمند ہو اس بات پر بچھی طرح غر کرو۔ ہم کو اپنے سے زیادہ تم پر بھروسہ ہے۔ تمام گاؤں والے تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے مثلاً ان کو دیکھئے (بچپے چودہ بھری کی طرف اشارہ کر کے) ہر شخص کتنا ہے کہ یہ سب سے اول مرتبہ۔ کھتے ہیں اور میں تو صاف صاف کہوں گا۔ کہ میلان کو ملن باپ سے زیادہ چاہتا ہوں اور دوسرا چودہ بھری کی طرف اشارہ کرے گے) یہ تو ہمارے پڑائے دوست ہیں۔

پہلا چودہ بھری :-

ذکر کسان ہے ا اپنے آدمیوں میں باتیں کرنے میں لطف آتا ہے جعل سکھنے کا طریقہ یہ ہے۔

تم بھی ایسے آدمیوں میں سے ہو۔ کوئی تھارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دوسری چودہ ہری :-

یہ تو ان کو عقلمند اور محبت کرنے والا آدمی سمجھتا ہوں۔

تیسرا چودہ ہری :-

سبھی تھارے ساتھ بڑی محبت ہے میں اس کا اٹھا رہنیں کر سکتا آج ہی اپنی بیوی سے تھاری بابت باتیں کر رہا تھا۔

چوتھا چودہ ہری :-

یہ داشتی پچھے دوست ہیں۔

مرزادوں :-

(رسخیل کو منیا طلب کر کے) آپ سن رہے ہیں ہب جھوٹ اپنی پیچھے سب ایک دوسرے کو لگایاں دیتے رہتے ہیں۔ مگر اس وقت کیسی کارروائی چھن رہی ہے۔ جیسے لوہر ڈایاں مارے مجبت کے دھم ہلا رہی ہوں۔ اور یہ سب اسی شراب کا نتیجہ ہے۔

رسخیل :-

داشتی یہ بڑی بچھی شراب ہے۔ اگر یہ لوگ اسی طرح جھوٹ بولتے رہتے تو بہت جلد ہمارے غلام ہو جائیں گے۔ بہت خوب میں بہت خوش ہوں۔

مرزادوں :-

ا بھی نہیں رہے۔ جب دوسری توں ختم کر لیں تو تماشا دیکھئے۔

سیوی :-

(آج بخوبی کا دور کرتی ہے) ایک ایک آج بخوبی اور۔

پہلا چودھری :-

کمیں بہت زیادہ نہ ہو جائے ہے خدا تم لوگوں کو زندہ رکھے۔ (دی جاتا ہے) اچھے لوگوں کے ساتھ شراب پینے میں بڑا مرا آتا ہے۔

دوسرा چودھری :-

ایسے موقعوں پر کوئی بغیر پے کیسے رہ سکتا ہے۔ خدا سلامت رکھے۔

تیسرا چودھری :-

اسنہ ہمارے دوستوں کو خوش رکھے۔

چوتھا چودھری :-

یہ البتہ نفیس شراب ہے اآ خوشیاں سنائیں! اگہر انہیں ہم تھاری خواہش کے مطابق سب کچھ طے کر دیں گے کل اخشاں تو میرے ہاتھ میں ہے ہا۔

پہلا چودھری :-

تم تھارے ہاتھ میں ہی نہیں! ہرگز نہیں! تھارے بزرگوں کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھا چودھری :-

میرے بزرگ مجھ سے بڑا کر سپے و قوت انہیں۔ دور ہو!

دوسرा چودھری :-

یہ کیا جھگڑا ہے؟ جتن!

تیسرا چودھری :-

وہ پچ کرتا ہے! اس نے بد غرض ہماری دعوت نہیں کی۔ ہے اس کی اپنی غرض والیستہ سبے معاملہ یونہی طے ہو سکتا ہے ہماری دعوت کے مصروف پرواشت کرنا تھا را

کام ہے۔ تکوہ باری تعظیم کرنی چاہیئے۔ تھاری غرض ہم سے ہے نہ بھاری غرض تم سے
سن اس کے بچے ہا۔

کسان :-

کیوں سور کیا پنجھ رہا ہے ابجھے دھنکا ناچاہتا ہے۔ تم سب کھانے کے بندے ہو۔

پہلا چودھری :-

بجھ کو بڑا عزہ ہے ادکھا بھی تیری ناک مرڈوڑ کر رکھ دیتا ہوں۔

کسان :-

دکھوں کون کس کی ناک مرڈوڑتا ہے۔

دوسرا چودھری :-

تم اپنے کو بڑی چیز سمجھتے ہوں جنم میں جاؤ! میں تم سے بات نہیں کرتا میں ابھی چلا

جانا ہوں۔

کسان :-

راس کو کٹ دیتا ہے) کیا تم پنچاپت چھوڑ کر چلنے جاؤ گے؟

دوسرا چودھری :-

چھوڑ دشیں تو میں دہائی دیتا ہوں۔

کسان :-

میں نہیں چھوڑ دیگا۔ تم کو حق کیا سخا کہ.....؟

دوسرا چودھری :-

یہ حق سخا! رکساوں کو ماڑتا ہے)

کسان

(چودہ رویں سے) دوڑو بچاؤ!

(سب ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور ایک زبان ہو کر بولنے لگتے ہیں)

پہلا چودہ ہری :-

ایس ہو چکا اب رنگ رلیاں ہوں!

دوسرہ چودہ ہری :-

میں کل معاملہ طے کر سکتا ہوں۔!

تیسرا چودہ ہری

چکھا در پلاو۔

کسان :-

دوسری بول لاو۔

(سب بھر دست رخوان پڑھ جاتے ہیں اور شراب پینے لگتے ہیں)

مردوار :-

(سرشیل سے) آپ نے ملاحظہ کیا؟ اب ان کی رگوں میں بھیرلوں کا خون دور ہے
لگا ہے اور سب بھیرلوں کی طرح خوشوار ہو گئے ہیں!

سرخل :-

بڑی اچھی شراب ہے۔ میں تم سے بہت خوش ہوں!

مردوار :-

تیسرا بول کے بعد اور بلفت بڑا جائے گا۔ دیکھتے رہیں!

چھٹا بب

گاؤں کی ایک گلی۔ دوسری طرف تکڑی کے ایک لٹھے پر چند ڈھنی عورتیں دادا کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہیں۔ بچے میں عورتوں لاکیوں اور لڑکوں کا ایک جھپٹ بے گانا بجا ناہور رہا ہے جھونپڑی کے اندر سے شراسبوں کا شور و خل منانی دے رہا ہے۔ ایک بیٹھا آدمی نشہ میں چور جھونپڑی سے باہر نکل کر چلا نے لگتا ہے۔ کسان بھی اُس کے پچھے پچھے آتا ہے اور پلوک پڑ کر پھر اندر لیجا آتا ہے۔

دادا ۔

یا اللہ یہ کیا نہ ہے! ہفتہ بھر کی مشقت کے بعد اتوار کو چاہئے کہ انسان نہاد ہو کر سخنوٹا آرام کرے اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ جی بھائی یا باہر جا کر سن ایسیدہ اور برگزیدہ لوگوں سے مذہبی باتیں سیکھے یا اگر بھی کم عمر ہے تو کوئی سلیقہ کا کھیل کھیلے۔ دیکھو بچوں کا کھیل کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے رامہر سے شورمنانی دیتا ہے) لیکن کیسی زندگی ہے یہ تو انسان کو مگراہ کر دیتی ہے شیطان اس کو خوش ہوتا ہے اور خرابیاں صرف عیش اور بے فکری کی زندگی سے پیدا ہوتی ہیں!

(شرانی لڑکھ رہتے ہوئے جھونپری سی باہر نکلتے ہیں شور و غل مجاہتے ہیں اور لڑکیوں کو پکڑ کر کھینچتے ہیں)

لڑکیاں :-

چھوڑ دو! اس کے کیا معنی؟
لڑکے :-

آؤ دوسرا گلی میں چلیں۔ یہاں ہم لوگ کھیل نہیں سکتے۔
(سب کھیلتے ہوئے دوسرا طرف جاتے ہیں)

کسان :-

دادا کے پاس جا کر) اب تم کیا کرو گے؟ چودہری ساری جائیداد مجھ کو دی دیں گے
(دادا کو انگلیوں سے چڑھاتا ہے) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔ اب بولو! اساری جائیداد میری ہے
متحاری ایک کوڑی نہیں! خود ان چودہریوں سے پوچھلو۔
(سب چودہری ایک ساتھ بولتے ہیں۔)

پہلا چودہری :-

یہ خوب جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیئے!

دوسرा چودہری :-

سب کو کان دھر کر میرا فیصلہ سننا چاہیئے۔

تیسرا چودہری :-

دost! اعزیز دost! بجان سے غریز دost!

چو تھا چودہری :- اجھا ہو چکا! اب ادھر آؤ!

چودہری ایک دوسرے کے باٹھوں ہاتھ ڈال کر دودوکی ٹولی میں ناچتے ہیں کن جموپڑی کی طرف جانا چاہتا ہے لیکن راستہ ہی میں لاکھ ڈال کر گرپٹا ہے اور بنے عنی الفاظ بکنے لگتا ہے۔ اس کی علت سے سور وں کی سی آواز نخل رہی ہے۔ دادا اور اس کے ساتھی اُنھوں کرچلے جاتے ہیں۔ عز دو دادا سرخی دخل ہوتے ہیں۔

مزدور :-

دیکھا؟ اب ان میں سور کا خون جوش کھارہ ہا ہے اور اب یہ بھیڑیئے سے سور بن سکتے ہیں دکسان کی طرف اشارہ کر کے) دیکھئے کچھ میں پڑا سو کی طرح کیسا پنج رہا ہے۔!

سرخی :-

تم کو ٹرپی کامیابی ہونی ہے! پسلے یہ لوگ لو مرلوں کی طرح تھے۔ پھر بھیڑلوں کی طرح ہو گئے اور اب سور کی طرح ہو گئے۔ یہ البتہ شراب ہے! اگر یہ تو تار تم نے اس کو تیار کیسے کیا تھا؟ میں سمجھتا ہوں کہ لو مرلوں بھیڑلوں اور سور وں کے خون کو باہم ملا کر بیٹلیا گیا ہو گا؟

مزدور :-

میں! میں نے اسکے لیئے صرف کثرت سے اندھ جیا کر دیا جب تک اسکے پاس صرف آناستھا کہ اس کی ضرورتوں کو پورا کرنا رہے اس وقت تک اس کو اپنی روٹی کی بھی پروانہ بھی مگر جب ضرورت سے زیادہ ہونے لگتا تو لو مرلوں۔ بھیڑلوں اور سور وں کا خون اس کی رگوں میں جوش کھانے لگتا۔ بیمیت کا عنصر اس میں ہمیشہ سے موجود تھا۔

البته اب تک فلپہ نپا سکا تھا۔

سرخی ۱۔

شامِ شہرے کام کے آدمی ہر اب روئی کے مکرے والی غلطی کا لفڑا رہ ہو گیا۔ اگر یہ اسی طرح شراب پینے رہے تو ہمارے غلام ہو کر رہ جائیں گے۔

(نحو) اگر آپ کو اسد و ادب سے زرق ہے تو اود و جزل بک کے لیئے

مرفت

انوارِ بکہ بکہ نہ کو یاد فرمائیے